بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد۔ متلی۔ اور اسہال کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

مستری بیگم صاحبہ اہلیہ ایم۔ ایچ۔ تاج صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ مگر اب ان کا مرض زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اور وہ نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

جلد ۳۰ | ۵ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۵ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵۴

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

مسلمانوں کو ایمان کی طاقت پیدا کرنے کی تلقین

اعظم گڑھ کے رسالہ "معارف" نے مسلمانان ہند کی توجہ ایک نہایت اہم امر کی طرف مبذول کراتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہندوستان میں مسلمان اپنی سیاسی خود مختاری کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں لیکن یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ نفس سیاسی خود مختاری کی قیمت دُنیا کے بازار میں کیا ہے سیاسی خود مختاری اس وقت تک دل خوشکن خواب سے زیادہ نہیں جب تک اس کی اساس ایمانی۔ جسمانی اقتصادی اور تعلیمی طاقتوں کے چار ستونوں پر قائم نہ ہو"۔

نیز تلقین کی ہے۔ کہ "مسلمان اگر اپنی سیاسی خود مختاری کے طلبگار ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اپنے اندر پہلے ایمان کی طاقت اور تعلیم کی طاقت جمع کریں۔ اور اس کے وسیلہ سے سیاسی طاقت کا خواب دیکھیں"۔

بات نہایت معقول ہے۔ اور ہر صاحب شعور انسان تسلیم کرے گا۔ کہ مسلمانوں میں جب تک ایمان کی طاقت اور صحیح تعلیم کی طاقت نہ پیدا ہوگی۔ اس وقت تک سیاسی خود مختاری کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کو کیا کیا جائے۔ کہ جن لوگوں کو ایمان کی طاقت سے بھرپور ہونے کا ادعا ہے۔ یعنی علمائے کرام وہ اپنی پست ہمتی، اور کم حوصلگی کی وجہ سے یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ انہیں خود کچھ کرنے اور ہاتھ پاؤں ہلانے کی ضرورت نہیں امام مہدی پیدا ہو کر ساری دُنیا کی حکومت ان کے حوالے کر دیں گے۔ اور تمام غیر مسلموں کو بجبر یا تو مسلمان بنا لیں گے۔ یا موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ جن لوگوں نے اپنے دل میں یہ تمنا بیٹھا رکھی ہو۔ اور جنہوں نے اپنے دماغ میں یہ آرزو کندہ کی ہوئی ہو۔ انہیں کون اس بات پر آمادہ کر سکتا ہے۔ کہ خیالی مہدی کے متعلق کبھی نہ پوری ہو سکنے والی تمناؤں کو ترک کر کے انہیں اپنے اندر پہلے ایمان کی طاقت اور تعلیم کی طاقت جمع کرنی چاہیئے۔ اور پھر دُنیا میں بلندی اور عظمت حاصل ہونے کی امید رکھنی چاہیئے۔

دراصل اس قسم کی بے بنیاد اور محض قیاسی تمنائیں اور بے عملی کی زندگی نتیجہ ہے اس بات کا۔ کہ مسلمان ایمان کی طاقت سے محروم ہو چکے ہیں۔ خود معاصر "معارف" کو بھی اس کا اعتراف ہے اسی لئے اُس نے یہ تلقین کی ہے۔ کہ "مسلمان اگر اپنی سیاسی خود مختاری کے طلبگار ہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اپنے اندر پہلے ایمان کی طاقت جمع کریں۔ اور اس کے وسیلہ سے سیاسی طاقت کا خواب دیکھیں"۔

گویا وہ مسلمان جو اس وقت سیاسی طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ ان میں ایمان کی طاقت موجود نہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ پہلے ایمان کی طاقت جمع کریں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ ایمان کی طاقت کہاں سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے جمع کرنے کا طریق کیا ہے۔ ایک جاہل طبیب مریض کو دیکھ کر ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے صحت حاصل کرنے کے لئے علاج کرانا چاہیئے۔ مگر یہ کہہ دینے سے تو مریض صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ اسے بتانا یہ چاہیئے۔ کہ فلاں طبیب حاذق ہے۔ اس سے علاج کرانا چاہیئے۔ اسی طرح ایمان کی طاقت سے خالی ہو جانے والے روحانی مریض سے یہ کہنا۔ کہ تم پہلے ایمان کی طاقت حاصل کرو۔ اور پھر دُنیا میں سربلند ہونے کی کوشش کرو۔ اسے کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کی روحانی بیماری کی صحیح تشخیص کر لینے والے بھی اس کا علاج بتانے سے یکسر قاصر ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی ایسی ہی حالت کے متعلق جبکہ وہ ایمان کی طاقت سے خالی ہو جانے والے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بشارت موجود ہے۔ کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ یعنی جب ایمان لوگوں کے دلوں سے بالکل اُٹھ جائے گا۔ اور ان سے اتنا دُور ہو جائیگا کہ ثریا سے معلق ہو جائے۔ تو ابنائے فارس میں سے ایک انسان اسے دُنیا میں دوبارہ واپس لائے گا۔ گویا ایمان سے خالی قلوب میں دوبارہ ایمان ابنائے فارس میں سے ایک وجود داخل کرے گا۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ جب مسلمان ایمان کی طاقت سے محروم ہو چکے ہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بشارت دی تھی۔ پوری ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اس عبرتناک حالت کو تو پہونچ جائے۔ کہ ایمان کی نعمت سے محروم ہو جائے۔ لیکن اس حالت کو دُور کرنے کے متعلق آپ نے جو کچھ فرمایا۔ وہ پورا نہ ہو۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں ٹل سکتی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کا مصداق بنا کر مبعوث کیا۔ اور سوائے آپ کے اور کسی نے آج تک یہ دعوےٰ تک نہیں کیا۔ کہ وہ اس پیشگوئی کا مصداق ہے دلائل پیش کرنا تو بہت بڑی بات ہے۔

پس مسلمانوں کی سربلندی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اندر ایمان کی طاقت پیدا کریں۔ اور یہ طاقت اس رجل پر ایمان لانے اور اس کی پیش فرمودہ تعلیم اسلام پر عمل کرنے سے ہی پیدا ہو سکتی ہے جس کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ کاش مسلمان غور کریں۔

موت کا ڈر دل سے نکال دو

وہ لوگ جو موت سے ڈرتے ہیں۔ انہیں قدم قدم پر موت کی بھیانک شکل نظر آتی ہے۔ لیکن جو اپنے دل سے موت کا خوف نکال دیتے ہیں۔ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہیں۔ موت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بلکہ وہ موت سے ہم آغوش ہو کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی نوجوان کو موت کا خوف اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ اس کا ایک طریق اس وقت فوجی خدمات سرانجام دینا بھی ہے۔ جو اصحاب اس کے لئے موزوں ہوں۔ انہیں اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنائے

"میں بار بار نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے۔ کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے۔ اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے۔ وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے زمانہ انقلاب میں ہے یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے۔ کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے۔ جو اس موقعہ کو کھو دے۔ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو۔ کہ وہ تمہیں صادق بنادے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ۔ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور اس راہ پر چلو۔ جو میں نے پیش کی ہے۔" (الحکم ۲۴ جلد ۸)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے ایک اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے:-

مجلس عاملہ مرکزیہ کا یہ اجلاس مکرم و محترم جناب حکیم میر سعادت علی صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے غم و رنج کا اظہار کرتا ہے۔ مجلس مرکزیہ ان کی اس فیاضانہ امداد کو فراموش نہیں کر سکتی۔ جس سے وہ ہمیشہ ہی باقاعدگی کے ساتھ مجلس کو ممنون فرماتے رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ بلند روحانی مدارج عطا فرمائے۔ اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل بخشے۔

خاکسار خلیل احمد سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کیا آپ اپنا فرض ادا کر چکے؟

تحریک جدید سال ہشتم کی مالی قربانیوں کے وعدوں کا رجسٹر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امسال زمیندار احباب نے اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں چندہ جلد ادا کرنے میں جدوجہد کی ہے۔ چنانچہ ۳۱ مئی تک خاصی تعداد اپنے وعدوں کو بحیثیت جماعت پورا کر چکی ہے۔ بعض جماعتوں کے وعدوں میں بہت کمی رہ گئی ہے۔ ساتھ ہی اس کے بعض ایسی جماعتیں بھی نظر آ رہی ہیں۔ جن کی طرف سے اب تک کچھ وصول نہیں ہوا۔ بعض جماعتوں نے تو لکھا ہے۔ کہ جولائی یا اگست میں ادا کریں گے۔ اور بعض نے نومبر میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ان سب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سال ہشتم کی قربانیوں کا مطالبہ فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا تھا کہ "جو لوگ السابقون میں ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

پس وہ زمیندار جماعتیں اور ان کے افراد جو ادا نہیں کر سکے کوشش کریں کہ ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ بحیثیت جماعت پورا کر دیں۔ زمیندار جماعتوں اور افراد کا ۳۱ جولائی تک داخلہ ان کو السابقون کے دوسرے دور میں لے آتا ہے۔ اور شہری جماعتوں کو بھی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ جولائی تک داخل ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جماعت کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ہاں انصار اللہ قائم کر کے اطلاع دیں۔ انصار اللہ میں ایسے لوگ شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کی عمر چالیس سال سے زائد ہو۔ کم از کم تین ممبر انصار اللہ کے جس جماعت میں ہوں۔ وہاں جماعت انصار اللہ قائم ہو جانی چاہیئے۔

ہر ایسی جماعت کا امیر یا پریذیڈنٹ جس میں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی۔ مرکزی انصار اللہ کی طرف سے بلحاظ اپنے عہدہ کے اس امر کا ذمہ دار ہے۔ کہ وہ جماعت کے ایسے لوگوں کی فہرست تیار کر کے جو بلحاظ عمر انصار اللہ کے ممبر بن سکتے ہیں۔ ان کی ایک میٹنگ بلائی جائے۔ اور مشورہ کر کے ان میں سے ایک زعیم انصار اللہ اور ایک سیکرٹری منتخب کر کے دفتر ہذا کو ان کے نام معہ پتے اسے بہت جلد اطلاع بھجوائی جائے۔ تا ان کو کام کرنے کے لئے ہدایات بھجوائی جائیں۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ
صدر مجلس انصار اللہ قادیان

وقار عمل ہفتہ میں چار بار

وقار عمل یعنی ہاتھ سے مشقت کا کام کرنا ایسا کام نہیں جو کبھی کبھار کیا جائے۔ بلکہ ہفتہ میں چار بار کیا جانا ضروری ہے۔ بعض مجالس نے اپنے حالات کے مطابق ہفتہ وار اکٹھا دو گھنٹے کام کرنے کی اجازت لے رکھی ہے۔ وقار عمل کی یہی دو صورتیں ہیں۔ بعض مجالس مہینہ میں صرف ایک یا دو بار یوم عمل مقرر کر لیتی ہیں۔ حالانکہ ازروئے قاعدہ ہفتہ میں چار بار روزانہ نصف گھنٹہ یا دو گھنٹے ہفتہ وار کے حساب سے وقار عمل باقاعدگی کے ساتھ کیا جانا ضروری ہے۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

اس دفعہ امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

اسلام میں پردے کی اہمیت

اسلامی احکام میں سے بعض حکم ایسے ہیں جن کے نزول کا محرک کوئی واقعہ یا حادثہ ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر وہ واقعہ یا حادثہ رونما نہ ہوتا۔ تو اس موقعہ پر نازل ہونے والا حکم بھی نازل نہ ہوتا۔ حکم نے تو بہر حال نازل ہونا ہی تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے خاص مصلحت کے ماتحت اس کا باعث کوئی واقعہ کر دیا۔ ان احکام میں سے ایک حکم پردے کا بھی ہے جس کی شانِ نزول مفسرین کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت زینت رضؓ سے شادی کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولیمہ کی دعوت کی جس میں بہت سے صحابہ رضؓ نے شمولیت کی۔ چونکہ اس وقت تک پردے کے متعلق احکام نازل نہ ہوئے تھے۔ اس لئے حسب معمول صحابہ بلا تکلف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان میں چلے گئے۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے۔ تو بعض صحابہ اُٹھ کر چلے آئے۔ لیکن بعض بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کی گفتگو کا سلسلہ بہت لمبا ہو گیا اور اُن کو بیٹھے ہوئے بہت وقت گزر گیا باوجود اس کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک منٹ بہت قیمتی تھا لیکن آپ کے اعلےٰ اخلاق نے گوارا نہ کیا۔ کہ آپ انہیں رخصت ہونے کو کہتے ؛

اس واقعہ کے بعد وہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بعض ہدایات ہیں۔ اور وہ یہ ہیں :-

وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علےٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآئھن او اٰبآء بعولتھن او ابنآئھن او ابنآء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخوٰتھن او نسآئھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علےٰ عورات النسآء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔

ترجمہ :- اے رسول! مومن عورتوں سے کہدے۔ کہ وہ اپنی نظر نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت لوگوں کو نہ دکھائیں۔ بجز اس حصے کے جو ظاہر ہے۔ یعنی جس کو ظاہر رکھنا ضروری ہے اور چاہیئے۔ کہ اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈال لیں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں کے۔ یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے۔ یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے۔ یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے۔ یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا جن کے مالک ہوئے اُن کے داہنے ہاتھ۔ یا مردوں میں سے ایسے لوگ۔ جو ساتھ رہتے ہیں۔ اور عورتوں کی حاجت نہیں رکھتے۔ یا لڑکوں کے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں۔ اور چاہیئے کہ (چلتے وقت) اپنے پاؤں کو زمین پر اس طرح نہ ماریں۔ کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہو ؛

مندرجہ بالا قرآنی آیات میں پردے کے بارے میں مفصل حکم موجود ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پردہ کرنے کے لئے قرآن نے جس بات پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اور جسے پردے کا اہم جزو قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ غضِ بصر ہے اور غضِ بصر کے حکم کو صرف عورتوں یا صرف مردوں کے لئے مخصوص نہیں کیا بلکہ ہر دو فریق کو اس پر عمل کرنے کے لئے کہا ہے۔ اور یہ اسلامی تعلیم کی برتری کا ایک بہترین ثبوت ہے۔ کہ اسلام نے بدی کو جڑ سے مٹانے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ آنکھ ہی ان تمام ناواجبات اور ممنوعات کا منبع ہے۔ جو جذبات انسانی کو مشتعل کر کے بدی کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اس لئے حکم دیا۔ کہ آزمائش اور فتنے سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان مرد اور عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور ایک دوسرے کو نیک نیتی کی نظر سے دیکھیں نہ اور نہ بدارادے کی نظر سے۔ مبادا آزمائش میں پڑ کر روحانی موت کا شکار ہو جائیں۔

پردے کے تفصیلی احکام تو الگ رہے کسی اور مذہب نے اپنے پیروؤں کو غضِ بصر تک کا ایسا صاف اور سادہ حکم بھی نہیں دیا۔ عیسائیت نے اپنے پیروؤں کے لئے صرف اتنا ہی ضروری سمجھا۔ کہ وہ غیر محرم عورت کو بدنیتی سے نہ دیکھیں۔ لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ ایک شخص جو نیک نیتی سے دیکھتا ہے۔ اس کی نظر ہمیشہ نیک ہی رہے گی۔ اور وہ ہمیشہ شیطان کی آزمائش سے بچا رہے گا کیا ہی سنہری تعلیم اسلام نے پیش کی ہے کہ تم غیر محرم کو دیکھو ہی مت تاکہ آزمائش سے بچے رہو۔ اس تعلیم کی عمدگی۔ اور برتری کا کیا یہ کم ثبوت ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی جن کے مذہب میں اس قسم کی تعلیم کا نام ونشان نہیں۔ اس اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک نوجوان نے گاندھی جی کو لکھا کہ اسکی آنکھیں بعض اوقات اسکے جذبات کے اشتعال کا موجب بنکر اسکو راغب بہ گناہ کر دیتی ہیں اسکا کیا علاج ہے؟ گاندھی جی نے اسکو اسلامی تعلیم کیطرف توجہ دلائی اور کہا کہ وہ غضِ بصر سے کام لے۔ کیونکہ صرف یہی ایک ذریعہ ہے بدی سے بچنے کا ؛

غضِ بصر کا قانون تو مرد و عورت دونوں کے لئے مساوی ہے جس کی کسی قدر اہمیت پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد عورتوں کے لئے پردے کے حکم کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا۔ یعنی عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر ہونے سے بچائیں۔ سوائے اس کے جس کا کھلا رکھنا عادتاً یا ضرورتاً ضروری ہے اس لئے یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس زینت سے کیا مراد ہے۔ جو ما ظھر منھا کے ماتحت آتی ہے ؛

جیسا کہ زینت کے لفظ سے ظاہر ہے اس سے مراد ہر ایک ایسی چیز ہے۔ جو زیبائش اور آرائش کا کام دے۔ اور خوبصورتی کو نمایاں کرے۔ بعض مفسرین کے خیال میں زینت میں جسم کی خوبصورتی بھی شامل ہے۔ لیکن بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے انہوں نے زینت کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے :-

(۱) مہندی لگانا۔ اور آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ (۲) زیورات وغیرہ کا استعمال (۳) بھڑک دار اور جاذبِ نظر لباس پہننا ؛

ما ظھر منھا کے الفاظ میں کس قسم کی زینت کو کھلا رکھنے کی اجازت ہے۔ مفسرین نے اس سے مراد چہرہ اور دونوں ہاتھ لئے ہیں۔ جیسا کہ قفال نے بیان کیا ہے۔ ای ما یظھرہ الانسان فی العادۃ الجاریۃ وذالک فی النسآء الوجہ والکفان یعنی ما ظھر منھا سے یہ مراد ہے کہ جسے انسان عادت جاریہ میں ظاہر کرتا ہے۔ اور عورتوں میں یہ چہرہ اور دونوں ہاتھ ہیں ؛

یہاں یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ چہرے سے مراد صرف آنکھیں، ناک۔ اور مونہہ ہے۔ جن کو بعض حالات میں عورتیں کھلا رکھنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان حصوں کو کھلا رکھے بغیر وہ عام حالات میں نہ آسانی سے چل پھر سکتی ہیں نہ کام کاج کر سکتی ہیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو خدا تعالےٰ نے اس زمانے کا مصلح بنا کر بھیجا۔ اور حکم قرار دیا۔ اور ان تمام خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ جو مسلمانوں میں رائج ہو چکی تھیں۔ اور مسلمانوں کو افراط و تفریط سے نکال کر میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دینا جن کی بعثت کی ضروری اغراض میں سے ایک غرض تھی۔ آپ نے پردہ کے متعلق فرمایا شرعی پردہ یہ ہے۔ کہ چادر کو حلقہ کے طور پر کر کے اپنے سر کے بالوں کو کچھ حصہ پیشانی اور زنخدان کے ساتھ بالکل ڈھانک لیں۔ اور ہر ایک زینت کا مقام ڈھانک لیں۔ مثلاً منہ پر اردگرد اس طرح پر چادر ہو۔ اس جگہ انسان کے چہرہ کی شکل دکھا کر جن مقامات پر پردہ نہیں ہے ان کو کھلا رکھ کر باقی پردہ کے نیچے دکھایا گیا ہے اس قسم کے پردہ کو انگلستان کی عورتیں آسانی سے برداشت کر سکتی ہیں۔ اور اس طرح پر سیر کرنے میں کچھ حرج نہیں آنکھیں کھلی رہتی ہیں! (ریویو آف ریلیجنز)

یہ وہ پردہ ہے جس پر کوئی معقول اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اور جوان قباحتوں کو دور کرنے والا

خلافت احمدیہ اور غیر مبایعین کی جمہوریت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا قطعی فیصلہ

سب سے پہلا اختلافی مسئلہ

"کیا خلیفۂ وقت۔ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلوں کو رد کر سکتا ہے یا نہیں؟" یہ وہ سب سے پہلا بنیادی سوال ہے۔ جس کی بناء پر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے جماعت احمدیہ کے سواد اعظم سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ اس سوال کے سوا باقی جتنے بھی مسائل آج ہمارے اور غیر مبایعین کے درمیان زیر بحث نظر آتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ۱۹۱۴ء میں امیر المومنین حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کے وقت اکابر غیر مبایعین کی قادیان سے علیحدگی کا باعث نہ بنا تھا۔ چنانچہ اس کا واضح ترین ثبوت یہ ہے۔ کہ آغاز اختلاف کے وقت غیر مبایعین نے بار بار یہ اعلان کیا۔ کہ "اگر صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین خلیفہ ثانی ایدہ اللہ) انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دیں۔ اور پرانے احمدیوں سے بیعت لازمی تصور نہ کریں۔ تو ان کو صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ اور کل جماعت احمدیہ کا امیر تسلیم کر لیا جائے۔" (پیغام ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء) صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر فی الحقیقت اختلاف اور علیحدگی کا باعث "نبوت مسیح موعودؑ" اور "کفر و اسلام" وغیرہ مسائل ہوتے۔ تو لازماً ان مسائل کا تصفیہ کئے بغیر کبھی غیر مبایعین حضرت امیر المومنین خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو "کل جماعت احمدیہ کا امیر" تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوتے۔ لیکن ان اختلافی مسائل کا ذکر تک نہ کرنا اور صرف اسی شرط پر کہ "انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دیا جائے" خلافت ثانیہ کو تسلیم کرنے پر آمادگی ظاہر کرنا۔ یہ امر ثبوت ہے اس بات کا کہ آغاز اختلاف کے وقت علیحدگی اور اختلاف کا باعث صرف یہی مسئلہ تھا گو آج بعض مخصوص اغراض کے پیش نظر اس سب سے پہلے بنیادی مسئلہ کا ذکر کرنے سے غیر مبایعین کی طرف سے حتی الامکان گریز کیا جاتا ہے۔ بلکہ اب تو خلافت کا ہی سرے سے انکار کیا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفہ اول کی غیر مشروط اطاعت کا اقرار

صحبت امروزہ میں اس بنیادی اور اہم مسئلہ کے متعلق امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا صاف واضح اور غیر مبہم فیصلہ پیش کیا جائیگا۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہی وہ بزرگ وجود ہے۔ جس کو جماعت احمدیہ کے دونوں فریق عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور جس کے ارشادات کے متعلق اکابر غیر مبایعین بارہا غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی" (مولوی محمد علی صاحب از ایک ضروری اعلان)

اب جبکہ یہ بات بالکل صاف ہو گئی کہ غیر مبایعین حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالےٰ کے جملہ احکام کو خواہ وہ کسی بارے میں بھی ہوں اپنے لئے ماننا ضروری تسلیم کر چکے ہیں۔ آئیے اس سب سے پہلے بنیادی مسئلہ کے متعلق جو گویا موجودہ تمام اختلافات کی اصل جڑ ہے۔ اسی مبارک وجود سے فیصلہ کرالیں؛

ہمارے اور غیر مبایعین کا نقطۂ نگاہ

اس مسئلہ کے متعلق ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ خلیفۂ وقت اور امام جماعت کو چونکہ اللہ تعالےٰ کی خاص نصرت اور تائید حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہرگز اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلوں کو ضرور منظور کرے۔ بلکہ یہ امر اس کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ چاہے مشوروں اور انجمن کے فیصلوں کو منظور فرمائے۔ اور چاہے ان کو رد کر دے۔ اس کے برعکس غیر مبایعین کا جو کچھ خیال ہے۔ وہ ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب کی ذیل کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔

"اگر کثرت رائے مجلس شوریٰ امیر کے کسی حکم کو خلاف معروف یقین کرے۔۔۔ اس صورت میں امیر مجاز نہ ہوگا۔ کہ کثرت رائے کے فیصلہ کو مسترد کر دے۔۔۔۔ یہ جو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ امام یا امیر مشورہ لے مگر مشورہ پر عمل کرنا اس کے لئے ضروری نہیں تو یہ غلط ہے۔ اور خلاف طریق صحابہ بلکہ خلاف سنت نبوی ہے۔"

(حقیقت اختلاف ص ۷۲-۷۳)

اب جبکہ اس مسئلے کے متعلق دونوں فریق کے خیالات سامنے آ گئے۔ آئیے اس برگزیدہ ہستی سے اس نزاع کا فیصلہ کرائیں۔ جس کے جملہ احکام" کو تسلیم کرنے کا خود امیر غیر مبایعین بھی کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کر چکے ہیں۔

فیصلہ کن ارشاد

سو امیر المومنین سیدنا حضرت نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایمان افروز اور ناطق فیصلہ یہ ہے۔ "خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا۔ جس سے قوم تباہ ہو۔ شوریٰ اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے۔ بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں۔ کہ ان میں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھ لے"

(نوٹ درس القرآن صہ ۲۵۴)

اللہ تعالےٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اس بے نفس وجود پر کہ خلافت کی حیثیت اور اس کے مقام کے متعلق کتنا صاف واضح اور کھلا کھلا فیصلہ فرمایا گیا الحمد للہ علیٰ ذالک

غیر مبایعین سے خطاب

اب کہاں ہیں وہ لوگ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ان کی اطاعت کا ایک سے زیادہ مرتبہ کھلے مجمع میں اقرار کر چکے ہیں۔ جو اپنے ہاتھوں سے یہ تحریر لکھ کر شائع کر چکے ہیں۔ کہ آپ کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں۔ یا کسی اور بارے میں ان سب کو ماننا ضروری ہے۔ خدارا آئیں اور بتائیں کہ کیوں مندرجہ بالا ناطق فیصلہ کے آگے ان کی زبانیں ساکت اور سر خم نہیں ہو جاتے۔ اس صریح فیصلہ کے ہوتے ہوئے وہ کیوں آج اپنے عمل اور اپنے قول کے ذریعے سے صریحاً اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ خلافت اولےٰ کی غیر مشروط اطاعت کرنے کا اعلان اگر اب تک منسوخ نہیں کیا گیا۔ تو بخدا بتائیں کہ آج اس کے فیصلہ کی تحقیر کرنے کے لئے آخر ان کے پاس کونسا عذر ہے؟

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا اطاعت کا اقرار کرنے کے باوجود اس فیصلہ کو ٹھکرانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔ تو پھر ہم انہیں کے الفاظ میں انہیں کہتے ہیں۔ کہ

"ضروری تھا کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈالدے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کردے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے۔ کہ فلاں بات درست ہے۔ تو مرید کہتا ہے۔ کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کی گستاخی ہے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے" (ایک ضروری اعلان)

خاکسار خورشید احمد از لاہور

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۵ جولائی ۱۹۴۲ء جلد ۳۰ نمبر ۱۵۱

جگن ناتھ پوری میں احمدی مبلغین کی مؤثر تقریریں

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ کیرنگ سے فارغ ہو کر احمدی مبلغین کا وفد ۲۰ جگن ناتھ پوری وارد ہوا۔ اور خانصاحب مولوی نور محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔ پوری کے مکان پر قیام کیا۔

جگن ناتھ پوری ہندوؤں کے مشہور اور اہم ترین تیرتھوں میں شمار ہوتا ہے دور دراز سے ہر سال لاکھوں ہندو آتے اور جگن ناتھ کی مورتی پر اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ غرض یہ جگہ ہندو قوم کی پوتر اور محبوب زیارت گاہ ہے۔ ایسے مقام پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے موجودہ حالاتِ زمانہ پر تبصرہ کرنا نیز جماعت احمدیہ کے عقائد خصوصی کا اعلان اور وہ بھی پبلک جلسہ میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کا قابل قدر نمونہ ہے مزید برآں فی زمانہ ہندو قوم کی رواداری کی ایسی مثال ہے۔ جس سے ان متعصب مسلمانوں کو سبق حاصل کرنا چاہئیے۔ جو آج کل اپنی تنگ دلی کے باعث دوستی کے پردہ میں اسلام دشمنی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

جونہی پوری میں احمدی مبلغین کی آمد کی خبر مشہور ہوئی۔ ہندو پنڈتوں اور عام پبلک میں ایک حرکت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ایک مشہور پنڈت جناب دامودر مہاپاترو جو جگن ناتھ جی مندر کے پروہت ہیں۔ اور سنسکرت کے بہت بڑے ودوان اور کلکتہ یونیورسٹی کی چھ ڈگریاں حاصل کئے ہوئے۔ اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ مبلغین سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی قیامگاہ پر تشریف لائے۔ جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے آپ سے مذہبی تبادلۂ خیالات کے دوران میں ہندو کتابوں کے متعدد حوالجات سے موجودہ زمانہ کے اوتار کرشن قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مبرہن کیا۔ پنڈت صاحب نے سنسکرت منتر سن کر احمدی مبلغ کی قابلیت کا اعتراف کیا۔ اور کہا کہ مجھے خوشی ہے۔ کہ آج ایک مسلمان پنڈت کے درشن نصیب ہوئے۔ نیز ہمارے دلائل سننے کے بعد موجودہ زمانہ میں ضرورت اوتار کا اقرار کیا۔ اور احمدیہ لٹریچر کی خواہش کی۔ ازاں بعد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ان فیوض و برکات کا ذکر کیا جو احمد علیہ السلام کے طفیل آپ کے خدام کو میسر آئے۔ خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ کلام کا نمونہ سن کر پنڈت صاحب حیران رہ گئے۔ دوسرے مبلغین سے بھی پنڈت صاحب موصوف نے احمدیت کا پیغام سنا۔ اور متاثر ہوئے یہ مجلس قریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔

دوسرے دن خانصاحب مولوی نور محمد صاحب کی تحریک پر مقامی ذی اثر اور باوجاہت ہندوؤں نے جگن ناتھ مندر کے عین سامنے ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا۔ عام منادی کے علاوہ خاص خاص لوگوں سے دعوتی کارڈ بھیج کر جلسہ میں شمولیت کی استدعا کی گئی۔

جلسہ ٹھیک ساڑھے پانچ بجے زیر صدارت جناب مہنت مہاراجہ امار مٹھ۔ جو جگن ناتھ مندر کے سب سے بڑے مہنت اور دنیوی حیثیت سے گویا ایک راجہ ہیں شروع ہوا۔ آلہ نشر الصوت کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ حاضرین کی تعداد چھ ہزار کے لگ بھگ ہو گی جن میں افسرانِ حکومت۔ وکلاء۔ رؤسا۔ زمینداران علاقہ غرض ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ سب سے پہلے قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر رائے صاحب سرشچیندر گھوش آنریری مجسٹریٹ نے دلآویز پیرایہ میں احمدی مبلغین کا تعارف کرایا۔ اور خوش آمدید کہا۔

مہاشہ محمد عمر صاحب کی تقریر

اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے ہندی زبان میں "ہندو مسلم اتحاد" پر نہایت پر اثر تقریر کی۔ جو چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آپ نے ہندو مسلم فسادات کے بواعث اور ان کے علاج بیان فرمائے جب آپ وید منتر پڑھتے۔ ہندو ودوان بہت خوش ہوتے۔ آپ نے مسجد۔ باجا۔ تعزیہ پیپل اور اسی قسم کے دیگر جھگڑوں کو اس عمدگی سے سلجھایا۔ کہ حاضرین مجلس نے متاثر ہو کر کئی دفعہ چیرز دیئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کو کھلے طور پر پیش کیا۔ اور حاضرین کو اس بارہ میں غور کرنے کی تلقین فرمائی۔

مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر

آپ کے بعد الحاج مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بہار و اڑیسہ نے سرکاری و غیر سرکاری معززین علاقہ کی خواہش پر موجودہ جنگ میں ہندوستانیوں کا کیا مسلک ہونا چاہئیے کے موضوع پر ایک زبردست اور ولولہ انگیز لیکچر دیا۔ جو چالیس منٹ تک جاری رہا۔ آپ نے ایسے دلکش پیرایہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی امداد پر زور دیا۔ کہ پبلک نے بار بار چیرز دیئے آپ نے مختلف حکومتوں کے ماتحت رہنے کے باعث اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر بتایا۔ کہ موجودہ حکومت بھی بعض اوقات ہمارے لئے مشکلات پیدا کر دیتی ہے۔ تاہم نسبتاً و مقابلتاً یہ بہترین حکومت ہے۔ کیونکہ اس نے ہمیں کامل مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ جو ہمیں ہر شے سے عزیز اور پیاری ہے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا۔ کہ مذکورہ بالا طریق کار کے لئے اقوام ہند کا اتحاد و اتفاق ازبس ضروری ہے۔ اور اگر اس راہ میں ہندو بھائیوں کے خیال میں گئوکشی سدراہ ہو تو ہم اس سے دستبردار ہونے کے لئے بھی تیار ہیں۔ بشرطیکہ ہندو قوم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح خدا کا راستباز اور فرستادہ تسلیم کرے۔ جیسا کہ وہ اپنے اوتاروں کے متعلق یقین رکھتی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے اس مسئلہ کے متعلق وہ تمام شرائط بوضاحت بیان کیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام صلح میں تقسیم فرمائی ہیں۔ اس تقریر نے ہندو پبلک کے قلوب میں عجیب جذبات پیدا کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ہندوؤں کے گھروں میں کرشن اور رام کی اور مسلمانوں کے گھروں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری تعظیم و تکریم نہ کی جائیگی تب تک "ہندو مسلم اتحاد" ایک خواب پریشان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریر

ازاں بعد جناب عباد اللہ صاحب گیانی نے اپنے مخصوص انداز میں مؤثر اور دلچسپ تقریر فرمائی آپ نے کہا کہ باہمی منافرت پھیلانے والے ایڈیٹروں کی زبان بندی ضروری ہے۔ اور ساتھ ان اخبارات کا مقاطعہ لازمی جن کو سوائے شر انگیزی کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

صاحب صدر کی تقریر

بالآخر رائے صاحب سرشچیندر گھوش نے اڑیہ زبان میں احمدی مبلغین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر آج بھی ہندو قوم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور انہیں خدا کا نبی نہ سمجھے تو یہ بھارت ماتا کی بہت بڑی بدقسمتی ہے آپ نے لمبی تقریر فرمائی جس میں جماعت احمدیہ بانی سلسلہ احمدیہ اور ہماری مساعی کی بہت تعریف کی معززین شہر نے بار بار ملاقاتیں کیں اور استدعا کی کہ ہر سال یہاں آیا کریں۔ یوروپین ایس۔ پی صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ بلکہ پوچھا گیا کہ تقاریر کیسی تھیں۔ تو کہا کہ My mind was speaking there

ایس۔ پی سے ملاقات

شام کو آپ کا خط آیا۔ کہ میں احمدی مبلغین سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے روز مبلغین نے

دو غیر مسلم اخبارات کے اقتباسات

اس جلسہ کا ذکر لاڑکانہ کے دو ہندو اخبارات نے کیا۔ جن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اخبار سماج نے اپنے ۲۲ جون کے پرچہ میں لکھا:۔

"کل شام کے پانچ بجے شری مان مہنت مہاراج امار مٹھ کی صدارت میں جگن ناتھ جی مندر کے منعقد ہوا۔ جس میں ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ شامل تھے جلسہ میں آلہ نشر الصوت کا انتظام تھا۔ شروع میں ایک مولوی صاحب نے قرآن کی تلاوت کی۔ اس کے بعد رائے صاحب سرتش چندر گھوش نے پنجاب سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک زبردست اور مؤثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے وید قرآن کریم اور گیتا سے کئی آیات و منتر اور شلوک پڑھ کر یہ ثابت کیا۔ کہ دھرم آپس میں لڑائی کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ حقیقی امن اور شانتی دھرم کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب نے اتحاد بین الاقوام پر ایک زبردست تقریر فرمائی اور اس کے ضمن میں آپ نے فرمایا ہمیں برٹش گورنمنٹ کی اسونت کیوں اور کیسے مدد کرنی چاہیئے" آپکے بعد عباد اللہ صاحب گیانی نے اتحاد ہندو مسلم پر زبردست تقریر کی۔ آخر میں رائے صاحب سرتش چندر گھوش صاحب نے ان سبھوں کی تقریروں کو سن کر اور اس پر عمل کرنے کے متعلق فرمایا۔"

دوسرے اخبار "نو بھارت" نے ۲۲ جون کے پرچہ میں لکھا:۔

"پنجاب کے آئے ہوئے مولوی صاحبان کی تقاریر سننے کے لئے جگن ناتھ مندر جی کے وسیع میدان میں زیر صدارت شری مہنت مہاراج امار مٹھ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے رائے صاحب سرتش چندر صاحب گھوش نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مہاشہ عمر نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک زبردست اور پُر اثر تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے فرمایا۔ کہ ساری کتابیں ایکتا کی تعلیم پیش کرتی ہیں۔ اگر ہندو وید کی تعلیم پر اور مسلمان قرآن کی تعلیم پر عمل کریں۔ تو یہ جھگڑے فوراً بند ہو جائیں۔ موجودہ ہندو مسلم جھگڑے مذہب سے ناواقفی کا سبب ہیں۔ اگر ہندو مسلم ایک دوسرے کے دھرم گرنتھوں کا سوادھیائے کریں۔ تو ہم میں بہت حقیقی محبت اور پریم پیدا ہو سکتا ہے۔ موجودہ زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ یہاں کی مختلف اقوام آپس میں اتحاد کر کے ملک کی فضاء کو ٹھیک کریں۔ اس کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب نے موجودہ جنگ کے بارے میں ایک تقریر فرمائی۔ اس کے بعد عباد اللہ صاحب گیانی نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک بہترین تقریر فرمائی۔ جلسہ میں ایس۔ پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی رائے بہادر لوک ناتھ مصرا۔ د رائے بہادر دویا ناتھ مصرا اور کورٹ کے بڑے بڑے پنڈت بیٹھے ہوئے تھے۔ جلسہ میں آلہ نشر الصوت کا انتظام تھا۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی۔ آخر میں صاحب صدر نے حاضرین اور معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ خیر و عافیت سے ختم ہوا۔

الحاق جماعت احمدیہ سکھر و روہڑی

جماعت احمدیہ سکھر میں اب چونکہ افراد جماعت کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اسلئے اس جماعت کا الحاق جماعت احمدیہ روہڑی سے منظور کیا جاتا ہے۔ وصولی چندہ کا انتظام ماسٹر عبد الرحمن صاحب سکھر کے ذریعہ زیر ہدایت پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ روہڑی ہوگا۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ضروری التماس

"الفضل" کے بعض خریدار اصحاب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر افسوس ہے ان میں سے بعض نے ابھی تک ادائیگی نہیں فرمائی۔ ہم ان احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ بہت جلد چندہ ادا فرما دیں۔

خاکسار منیجر

وی۔ پی وصول نہ کرنا دفتر کو نقصان پہنچانیکے مترادف ہے لہذا اسے ضرور وصول فرمایا کیجئے

غیر معمولی خوشی پر
غیر معمولی رعایت

بوجہ جنگ ادویہ کی قیمتیں اسی قدر بڑھ چکی ہیں۔ کہ اب تو اصل قیمت پر بھی خسارہ ہے۔ رعایت کا تو ذکر ہی کیا۔ مگر اس غیر معمولی خوشی پر کہ اس سال میرے لڑکے عزیز ہارون رشید نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے طبیہ کالج کے اعلیٰ امتحان ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ لہٰذا اس خوشی میں دوستوں کو بھی شریک کرتے ہوئے مندرجہ ذیل شہرہ آفاق اور مقبول عام ادویہ میں چار آنہ فی روپیہ رعایت دی جاتی ہے۔ اس رعایت سے وہی صاحب مستفیض ہو سکیں گے۔ جو اپنے خطوط ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ بوجہ گرانی ادویہ پھر یہ سنہری موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ لہٰذا اس موقعہ سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ اپنے دوستوں تک بھی یہ خوشخبری پہنچا دیں۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ گدے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایکروپیہ چودہ آنے محصولڈاک علاوہ

بڑی بڑی شخصیتیں تو موتی سرمہ ہی پسند کرتی ہیں لہٰذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکا موتی سرمہ استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار سند یافتہ ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا۔ جس کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ

اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے رعایتی پندرہ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ "کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی قیمت دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے۔ ایکروپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے سر درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ بدہضمی کیلئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دوصد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے رعایتی ایکروپیہ گیارہ آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی گھبراہٹ بستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے ان شاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپکو بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے رعایتی تین روپے بارہ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادِ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح۔ کو انسی وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے بخوبی ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپکا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اسی قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو۔ کہ صحت کا بھید ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے رعایتی قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بڑی بلا ہے۔ علاوہ روپیہ کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں ان شاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت ڈیڑھ سو گولی دو روپے رعایتی قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے۔ اس بیماری سے چھٹکارا دلا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے رعایتی قیمت دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال۔ ہر قسم ہچکی اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا اثر رکھتی ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور ہچکی وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے رعایتی قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے رعایتی قیمت چھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایکروپیہ چار آنے رعایتی قیمت پندرہ آنے محصولڈاک علاوہ۔

پھول بغیر کانٹا

یہ خارجی دوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری خواہ اعصابی ہو یا دوسری خاطر خواہ اصلاح کر دیتی ہے پھر لطف یہ کہ پابندی وغیرہ کی مطلقاً ضرورت نہیں۔ اس سے بہتر چیز آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت ایک تولہ تین روپے رعایتی دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

مست سلاجیت خالص: نزلہ۔ زکام۔ کھانسی دمہ اور عام کمزوری کے لئے مسلمہ چیز ہے۔ رعایتی قیمت ایکروپیہ چار آنے چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ سیکشن ۲ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

طلائے بے نظیر: جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے تجربہ بہترین شاہد ہے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایکروپیہ چودہ آنے محصولڈاک علاوہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۲ رجولائی۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سیباسٹپول کل دوپہر کے وقت فتح ہو گیا۔ قلعہ کی باقی ماندہ روسی فوج جزیرہ نمائے کھیرسون میں چلی گئی ہے۔

لنڈن ۲ رجولائی۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ آٹھ ماہ تک سیباسٹپول نے قریباً پندرہ لاکھ جرمن سپاہیوں کا مقابلہ کیا۔ جو شہر کے مورچوں پر ضربیں لگا رہے تھے۔ اور ٹینکوں سے ان گنت گولہ باری اور روزانہ ہوائی جہازوں سے بھاری بم باری کر رہے تھے۔ اسکے ساتھ ہی جرمن توپ خانہ آگ اگلتا رہا۔ حملہ آوروں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ جرمنوں نے جو تین بڑے حملے کئے۔ ان میں ایک لاکھ ایک ہزار آدمی کام آئے۔ آخری حملے میں جوان کا نقصان ہوا وہ اس کے علاوہ ہے۔ ۲۱ رمئی تک سیباسٹپول کے گھرے ہوئے لوگوں پر روزانہ دس سے بارہ حملے ہوتے تھے۔ اس کے بعد ایک ایسے وسیع پیمانہ پر بم باری شروع ہوئی جسکی مثال نہیں ملتی۔ یہ بمباری اتنی سخت اور لگاتار تھی کہ ہوائی حملہ کے الارم کا سسٹم بند کر دیا گیا۔ ایک حملہ کے بعد دوسرا حملہ حتیٰ کہ سارا شہر تباہ ہو کر ملبہ کے ڈھیروں میں بدل گیا۔ آٹھ مہینوں کی اس دردناک کہانی کے آخری باب میں شہر کی ہر عورت اور مرد کو رائفلیں اور دستی بم دے گئے۔ اس کے بعد آخری حکم یہ دیا گیا۔ کہ جب جرمن ان کے شہر پر قبضہ کریں۔ تو جو بھی محوری باشندہ نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔

لنڈن ۲ رجولائی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں چرچل وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک ۴۷۵ اور ۲۵ ووٹوں کی نسبت سے گر گئی۔ اس سے پہلے مسٹر چرچل نے بحث کا جواب دیا۔ جب آپ تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو آپکا پُر زور تالیوں کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ مسٹر چرچل نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا۔ میں اس آزادی کا مداح ہوں جسے دنیا کا کوئی دوسرا ملک یا کوئی آئینی ادارہ اس انتہائی مشکل کے وقت رکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں اپنے خیالات کو اس انتہائی نازک جنگ سے جو مصر میں لڑی جا رہی ہے نہیں ہٹا سکتا۔ اور انہیں بحث پر مرتکز کرنے میں بہت مشکلات محسوس کرتا ہوں۔ ہم کسی بھی لمحہ نہایت تشویشناک خبر سن سکتے ہیں۔

حیفہ ۲ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے چہارشنبہ صبح حیفہ پر بم باری شروع کی۔ ہم نے اس کا مقابلہ کیا۔ معمولی تعداد میں بم گرائے گئے معمولی نقصان ہوا۔ کچھ آدمی زخمی ہوئے۔ کوئی ہلاک نہیں ہوا۔

کولمبو ۲ رجولائی۔ لنکا کے کمانڈر انچیف نے کہا۔ اگرچہ بحیرہ کورل اور مڈوے کی لڑائی میں اُلجھنے کی وجہ سے جاپان سیلون کی طرف رُخ نہیں کر سکا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ وہ ادھر آئیگا ہی نہیں۔ ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسی صورت حالات کب پیدا ہو لیکن یہ امر یقینی ہے۔ کہ اگر جاپان کو موقع ملا۔ تو وہ بحر ہند کی تجارت آمد رفت اور سیلون پر حملہ کرنے سے نہیں چوکیگا۔ ہم جتنے زیادہ تیار ہوں گے۔ ہمارے لئے خطرہ اسی قدر کم ہوگا۔ اور شائد دشمن حملہ کی جرأت نہ کر سکے۔

ٹوکیو یکم جولائی۔ بدھ کے روز ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے جاپانی پریس کے افسر اعلیٰ نے کہا۔ پانچ سال کی جنگ میں جو جاپان نے چین کے خلاف شروع کر رکھی ہے۔ اس کے دس لاکھ ۶۲ ہزار سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں چین کے ۵۰ لاکھ سے بھی زیادہ سپاہی کام آئے۔ افسر مذکور نے مزید اعلان کیا۔ کہ ابھی چینی جرنیل چیانگ کائی شیک کے پاس ۳۰ لاکھ کے قریب مسلح فوج موجود ہے۔

نئی دہلی ۲ رجولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ آغاز جنگ کے بعد یہ دوسرا موقعہ ہے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں توسیع کی گئی ہے۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں جو توسیع ہوئی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ جنگی سرگرمیوں کے ساتھ ہندوستانی رائے عامہ کے نمائندوں کو گہری وابستگی کا موقع دیا جائے۔ موجودہ توسیع کا مقصد بھی یہی ہے۔ موجودہ کانسٹی ٹیوشن کے ڈھانچے کی حدود کے اندر اگزیکٹو کونسل کے ارکان کی تعداد کو بارہ سے بڑھا کر پندرہ کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے گیارہ ارکان غیر سرکاری ہندوستانی ایک غیر سرکاری یوروپین اور تین یوروپین سرکاری عہدہ دار (بشمول کمانڈر انچیف) ہوں گے۔ سر فیروز خاں نون رکن دفاع مقرر ہوئے ہیں۔ سر اے راما سوامی مدلیار کو بحرالکاہل کی جنگی کونسل کا ممبر بنایا گیا ہے۔ جدید توسیع کی ایک ندرت یہ ہے کہ اولین مرتبہ اس میں سکھوں کا نمائندہ اچھوتوں کا نمائندہ اور یوروپین فرقے کا نمائندہ لیا گیا ہے جغرافیائی حیثیت سے اس کونسل میں مدراس۔ بنگال بمبئی۔ پنجاب۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی اور بہار کی نمائندگی موجود ہے۔

نئی دہلی ۲ رجولائی۔ ملک معظم نے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے لئے ان تقررات کو منظور فرما لیا ہے (۱) سر سی پی راما سوامی آئر کے۔ سی آئی ای (۲) ڈاکٹر امبیدکار (۳) سر ای۔ سی منتھل (۴) سر جوگندر سنگھ (۵) سر جے۔ سی۔ سرستوا (۶) خان بہادر سر محمد عثمان۔

بمبئی ۲ رجولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے خرابی صحت کی بنا پر ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے استعفےٰ دے دیا ہے۔

نئی دہلی ۲ رجولائی۔ کابل ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل افغان پارلیمنٹ کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس میں شاہ افغانستان بھی شامل ہوئے۔ اور تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ افغانستان موجودہ جنگ میں غیر جانبداری کی پالیسی پر قائم رہے گا۔ بشرطیکہ فریقین جنگ اس پر حملہ نہ کریں۔ شاہ نے اپنی تقریر میں امریکہ کے سفیر کی موجودگی کا خاص طور پر ذکر کیا۔

لنڈن ۲ رجولائی۔ عدم اعتماد کی تحریک کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ نیک پورٹن نے کہا۔ مجھے سلطنت برطانیہ کے مستقبل کے متعلق کبھی اتنی تشویش نہیں ہوئی جتنی گذشتہ چند دنوں میں۔ کیونکہ سلطنت کے کئی نہایت اہم مقامات دشمن کے قبضہ میں چلے گئے ہیں۔

لائلپور ۲ رجولائی۔ ہندو اور سکھ لڑکیوں میں شوہر کی تلاش کے نام سے ایک ڈرامہ کے خلاف ہندوؤں نے گورنمنٹ کالج کے سامنے مظاہرہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ کالج کے طلباء کے ہجوم نے کچھ لوگوں کو زخمی کر دیا۔

راولپنڈی ۲ رجولائی۔ مقامی پولیس نے سوئٹزرلینڈ کے ایک واچ میکر کی دکان اور مکان کی تلاشی لی۔ جہاں سے اس سے سروے آف انڈیا کا نقشہ اور بہت سی خط و کتابت ملی ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

لاہور ۲ رجولائی۔ پنجاب بھر میں لکڑی کوئلہ پتھر اور کوئلہ لکڑی صابن اور سوڈا کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ان اشیاء پر کنٹرول کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔

دہلی ۲ رجولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملایا کے نمائندہ مقیم ہندوستان کے دفتر اب بنگلور اور بمبئی میں کھل گئے ہیں۔ انکا ہیڈ کوارٹر آفس ۲۱ ساؤتھ پیریڈ اینڈ ریوز بالڈنگ بنگلور میں ہے۔ ملایا کے متعلق ضروری معاملات اس دفتر سے طے کئے جا سکتے ہیں۔

جبل پور ۲ رجولائی۔ سی۔ پی اور برار کی حکومت نے اپنے غیر معمولی گزٹ میں ضلع جبل پور کو پلیگ زدہ علاقہ قرار دیا ہے۔

انقرہ ۲ رجولائی۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمن مشرقی محاذ پر زیادہ فوج بھیج رہے ہیں۔ گذشتہ مہینے ایک لاکھ پچاس ہزار ہنگرین سپاہی محاذ جنگ پر بھیجے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ آٹھ اور رومانوی ڈویژن عنقریب محاذ جنگ پر بھیج دیئے جائیں گے۔

لاہور ۲ رجولائی۔ مرکزی اکالی دل کے صدر سردار کھڑک سنگھ نے آج پریس کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سر سکندر اور سردار بلدیو سنگھ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ وہ دورُوئی کا آئینہ دار ہے اسلئے بہمہ وجوہ قابل مذمت ہے۔

لنڈن ۲ جولائی جنگی ٹرانسپورٹ وزیر نے ایک موقعہ پر کہا۔ کہ ہم نے روس کو سامان جنگ دینے کا جو وعدہ کیا ہے۔ اسے نہائت ایمانداری کے ساتھ پورا کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۲ جولائی۔ پنجاب اور صوبجات متوسط کی حکومتوں کے نمائندوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کے نمائندوں سے اس سوال پر بات چیت کی۔ کہ دشمن کے حملوں کے نتیجہ میں جو لوگ ان صوبجات میں بے گھر ہو جائینگے ان کے لئے مکانات کا انتظام کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۲ جولائی عراق کے موجودہ وزیر خارجہ السعید عبد اللہ کا استعفےٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ اور وزیر اعظم نے اس عہدہ کا چارج بھی لے لیا ہے۔

بمبئی ۲ رجولائی حال میں ایک پانچ منزلہ عمارت کے گرنے سے بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے تھے اس بارے میں حکومت بمبئی نے تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۲ رجولائی۔ دار العوام میں وزیر ہند نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ سر سٹیفورڈ کرپس اور میں ۲۸ راپریل کو ہندوستان کے متعلق جو بیان دے چکے ہیں اگر ہندوستان کی کوئی نمائندہ جماعت ہماری

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)